THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

عقیدہ ختم نبوت اور عصر حاضر کے چیلنجز کا فکری مطالعہ

AN INTELLECTUAL STUDY OF BELIEF IN THE END OF PROPHETHOOD AND THE CONTEMPORARY CHALLENGES

1. **Syed Muhammad Nasim Sarwer**
Lecturer, Islamic Studies, Government Boys College Degree, Manghopir, Karachi.
Karachi.Email: nasim.sarwer@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-5203-243X

2. **Aijaz Ali Thaheem**
Lecturer, Islamic History, Government Boys College Degree, Manghopir, Karachi.
Email: aijazthaheem@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-7319-2566

To cite this article:
Sarwer, Syed Muhammad Nasim, and Aijaz Ali Thaheem. “AN INTELLECTUAL STUDY OF BELIEF IN THE END OF PROPHETHOOD AND THE CONTEMPORARY CHALLENGES.” The Scholar Islamic Academic Research Journal 8, No. 1 (June 30, 2022).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar4

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 8, No. 1 ||January-June 2022 || P. 63-79
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue14urduar4
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue14urduar4
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-06-30

CC BY NC SA
Open Access

عقیدہ ختم نبوت اور عصر حاضر کے چیلنجز کا فکری مطالعہ

AN INTELLECTUAL STUDY OF BELIEF IN THE END OF PROPHETHOOD AND THE CONTEMPORARY CHALLENGES

ABSRACT:

Allah started the chain of Prophethood from Hazrat Adam Alaih-i-Salam and it ended with the Holy Prophet Muhammad (ﷺ). Muhammad (ﷺ) is the last Prophet. In the Islamic terminology having this faith is called Aqeedah Khatm-e-Nubuwwat.The whole Muslim Ummah coherence on the belief of Khatm-e-Nubuwwat. All the expounders and exegetics have concord on the meanings of Khatm-e-Nubuwwat. i.e. there is neither any type of Prophet nor any sort of messenger after Hazrat Muhammad (ﷺ). It is also concordat that there is no other interpretation or appropriation in the meanings of the word Khatm-e-Nubuwwat.Similarly, the ummah of the Prophet (ﷺ) is the last ummah. Belief in the end of prophethood is the basic belief of Muslims. False prophets have been attacking this belief since the demise of the Holy Prophet (ﷺ). Mirza Ghulam Ahmad Qadiani claimed prophethood in the subcontinent but the scholars declared it to be constitutionally false by practical and academically arguments. They are constantly working to promote and harm the Muslims. Now these Qadiani and anti-Islamic forces have re-established themselves and are targeting the younger generation. It is very important to understand these contemporary challenges, to make the new generation aware of this tribulation and to connect them with the Qur'an, Sunnah and Seerat-e-Mubarkah.

Keywords: Faith (Aqeedah), Holy Prophet Muhammad (ﷺ), Khatm-e-Nubuwwat, Qadyani, Responsibilities of Muslims, contemporary challenges.

کلیدی الفاظ: عقیدہ، ختم نبوت، عصر حاضر، چیلنجز، فکری، مطالعہ

سرور دو عالمﷺ کے ارشاد کے مطابق اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے ان میں سب سے پہلا کلمہ شہادت ہے جس کے پہلے حصہ میں توحید کے بعد رسالت ہے۔یہ رسالت دراصل اللہ تعالیٰ کے احکام کی ترسیل کا وہ شفاف ذریعہ ہے کہ اگراسے گدلا کردیا جائے تو باقی سارے عقیدے دھندلا جائیں گے اور مشکوک ہو جائیں گے۔لہٰذاانبیآء کی معصومیت ،امانت ، تبلیغ احکام الٰہی اور بطور عملی نمونہ ہر کسی کے سامنے صاف و شفاف رکھا گیا ہے۔

عقیدہ دراصل عقد سے ہے۔عربی لغت میں اس کے معنی ہیں گرہ لگانا، مضبوط کرنااور کسی بات کا پختہ یقین کرنا وغیرہ۔

> وفي الاصطلاح هي الأمور التي يجب أن يُصَدِّقَ بها القلب، وتطمئن إليها النفس، حتى تكون يقينا ثابتا لا يمازجها ريب، ولا يخالطها شك[1]
>
> "اصطلاح میں ایسے امور ہیں کہ قلب کاان کی تصدیق اور نفس کاان پر مطمئن ہونا ضروری ہے، یہاں تک کہ وہ ثابت اور اتنے یقینی ہو جائیں کہ ان کے بارے میں شک اور گمان تک نہ رہے۔"

اللہ سبحانہ و تعالی واحد و یکتا ہے۔اس واحد و یکتا کی تخلیق میں ہر چیز کا جوڑ ہے جس کا ذکر اللہ رب العزت نے خود کیا ہے۔

> سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ[2]
>
> "وہ اللہ پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر

[1] Alassery, Abdullah Bin Abdul Hamid, Alwajeez fi aqeedatusalf alsaleh Ahle Sunnat Wal jamaah, maktaba Al ghuraba Istumbole 1435H P25

[2] Al Quran 36:36

نہیں سب کے جوڑے بنائے۔"

لہٰذا اللہ رب العالمین کی طرف سے حضرت آدمؑ سے نبوت کے موتی کی جو لڑی شروع کی گئی تھی اسے حضرت محمد کی نبوت پر مکمل مالا بنا دیا گیا اور جس نعمت دین کو روز اول سے پسند کیا گیا تھا اس کا اتمام کا اعلان بھی کر دیا گیا۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[3]

بیشک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا[4]

"آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا۔"

کام شروع کرنے کے بعد اسے مکمل نہ کیا جائے تو کوئی اسے اچھا نہیں سمجھتا نہ اسے سراہتا ہے۔ تکمیل تو اصل میں شناخت ہے، کام کے معیار، اس کے مقاصد، اسکی عظمت اور اس کی قبولیت کا۔ خالق کائنات نے جو کام شروع کیا تھا وہ کیونکر تکمیل کے بغیر رہتا۔ نہ صرف تکمیل بلکہ ایسی تکمیل کہ سب کی نگاہیں قیامت تک اسی انسان کامل ﷺ کی طرف اٹھتی رہیں گی۔ جو ایمان لے آئے وہ تو آپ ﷺ کی طرف دیکھیں گے، مگر جنہوں نے نہیں مانا ہے وہ بھی اس کارزار زندگی میں کامیابی کیلئے اسی ﷺ کی طرف دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کے علاوہ کوئی رہنما نہی ہے جو اس کائنات کے فنا ہونے تک رہنمائی کرے۔ ابتدا سے انتہا، چھوٹی سے بڑی ہر چیز میں، چاہے معاشرتی پہلو ہو یا معاشی، سیاسی ہو یا سماجی ہر معاملہ میں آپ ﷺ کی رہنمائی نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ کو کہا گیا کہ وہ اعلان کر دیں کہ وہ تو خاص و عام سب کے لیے آئے ہیں۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا[5]

"اے انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں"

آپ ﷺ سے زیادہ جامع و کامل شخصیت تاریخِ انسانیت میں کوئی نہیں نظر آتی۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ انسانوں اور زمانے کے اس لامتناہی سلسلہ میں کوئی اس جیسا کامل آیا ہی نہیں جو ہر شعبہ زندگی میں رہبر و رہنما ہو۔ حضرت

[3] Al Quran 3:19

[4] Al Quran 5:3

[5] Al Quran 7:158

علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں:

ایک ایسی شخصی زندگی، جو طائفہ انسانی کے اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو، صرف ''محمد رسول اللہ'' کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعبِ ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو۔ اگر بادشاہ ہو تو سلطانِ عرب کا حال پڑھو۔ اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو۔ اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پہ نگاہ دوڑائو۔ اگر تم نے شکست کھائی ہو تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو۔ اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درس گاہ کے معلمِ مقدس کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ۔ اگر واعظ و ناصح ہو تو مسجدِ مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔ اگر تنہائی و بے کسی کے عالم میں حق کے فرائض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوہ تمہارے سامنے ہے ۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنانا چاہتے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق دیکھو۔ اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو ۔ اگر بچے ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو۔ اگر تم جوان ہو تو مکہ کے ایک چرواہے کی سیرت پڑھو۔ اگر سفری کاروبار میں ہو تو بصریٰ کے کارواں کے سالار کی مثالیں ڈھونڈو۔ اگر عدالت کے قاضی اور پنچائیتوں کے ثالث ہو تو حجرِ اسود کو کعبہ کے گوشے میں نصب کرنے والے 'مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظرِ انصاف میں شاہ و گدا اور امیر غریب برابر تھے۔ اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیاتِ پاک کا مطالعہ کرو۔ اگر تم اولاد والے ہو تو فاطمہ کے ابا اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو، غرض تم جو کوئی بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لئے نمونہ، تمہاری سیرت کی درستی کا سامان، تمہارے ظلمت خانہ کیلئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور ''محمد رسول اللہ'' کی جامعیت کبریٰ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دل مل سکتا ہے۔[6]

عقیدہ ختم نبوت:

اسلام کے بنیادی عقائد میں توحید، رسالت اور آخرت وغیرہ ہیں۔ لیکن رسالت کے عقیدہ میں تمام نبیوں پر بلا تفریق ایمان لانے کی تعلیم ہے۔

[6] Nadvi, Syed Suleman, Khud baten Madras, idhar aa mat buat Talab, echara Lahore, May 1995 page 102 -103

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ[7]

"اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم (ایمان لانے کی ضمن میں) کوئی فرق نہیں کرتے۔"

وہاں محمد ﷺ پر ایمان لانے کے علاوہ جس بنیادی عقیدہ پر زور ہے ' وہ ہے "عقیدہ ختم نبوت" یعنی حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اب آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ عقیدہ ختم نبوت ایمان کی پہچان ہے، اسلام کی جان ہے اور اسلامی شریعت کا مدار اسی عقیدہ پر ہے ۔ قرآن کریم کی متعدد آیات اور آنحضرت کی احادیث مبارکہ اس عقیدہ پر گواہ ہیں۔ اھل بیت ہوں یا صحابہ کرام ،تابعین عظام ہوں یا تبع تابعین، ائمہ مجتہدین ، مفسرین ، محدثین ، متکلمین ، علماء اور صوفیاء کرام رحمہ اللہ تعالیٰ سب کا اس پر اجماع ہے۔

قرآن کریم ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖن [8]

"حضرت محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں' لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔"

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنیٰ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی کو "منصب نبوت" پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

ابن فارس ؒ اپنی کتاب معجم مقاییس اللغۃ میں ختم کے معنی لکھتے ہیں:

الخَاءوالتَاءوالمِیم اصل واحد، وهو بلوغ آخِرِ الشئی ۔ یقَال خَتَمتُ العَمَلَ، و خَتَم القَاری السورۃ۔ فاما الختم ،وهو الطبع علی الشئی،فذالک من الباب ایضاً،لان الطبع علی الشیءلا یکون الا بعد بلوغ آخرہ۔ فی الاحراز۔والخاتم مشتق منه،لان به یُختَم ،و یقَال الخاتم۔۔ والنبی صلی الله علیه وسلم خَاتِم الانبیائ، لانه آخِرهُم۔

[7] Al Quran 2:285

[8] . Al Quran 33:40

"یعنی کسی چیز کا آخر تک پہنچ جانا۔ وہ (عرب) کہتے ہیں میں نے کام پورا کر دیا، قاری نے سورت پوری کر لی۔ یہ ہیں اس لفظ کے اصلی معنی، پھر مہر لگانے کو ختم اس لیے کہا جاتا ہے کہ جب کسی تحریر کو مکمل کر لیا جاتا ہے تو اخیر میں مہر لگائی جاتی ہے۔ اس لیے مہر کو بھی ختم کہہ دیا جاتا ہے۔ پس لفظ ختم، جس کے معنی ہیں کسی چیز پر مہر لگانا، تو یہ لفظ بھی اسی باب سے ہے۔ کیونکہ کسی چیز پر مہر اس وقت لگتی ہے جب وہ چیز پوری ہو جائے اور سمیٹ لی جائے۔ اور لفظ خاتم (اسم آلہ) اسی مادہ سے بنایا گیا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ مہر لگائی جاتی ہے۔ اور نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں کیونکہ وہ آخری نبی ہیں۔ "[9]

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کو رسول مانتا ہے لیکن آخری رسول نہیں مانتا حقیقت میں وہ آپ ﷺ کی رسالت کا آدھا اقرار اور آدھا انکار کرتا ہے اور بات یہ ہے کہ یہ دراصل انکار ہی ہے۔ آپ ﷺ کی رسالت کے دو جزو ہیں، ایک آپ ﷺ کا رسول ہونا اور دوسرا آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت ورسالت کا ختم ہونا کیونکہ آپ نے صرف اپنی نبوت ہی کا اعلان نہیں کیا تھا بلکہ ختم نبوت کا بھی اعلان کیا تھا۔ آپ ﷺ کا معاملہ تو یہ ہے کہ ختم نبوت کا اعلان بھیجنے والے نے بھی کیا بلکہ جس کو بھیجا گیا اس کے زبان مبارک سے بھی اس کا اعلان کروا دیا۔ انبیاء کا خاصہ تو یہ تھا کہ اپنے بعد آنے والے نبی کے بارے میں بتا کر جاتے تھے۔ آپ ﷺ کی بشارت تو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو سنا کر گئے تھے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے ختم نبوت کی تفصیل بہترین مثال کے ذریعہ بتا دی تھی۔

ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بینا فاحسنه و اجمله الا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویتعجبون له ویقولون هلا وضعت هٰذه اللبنة قال فانا اللبنة و انا خاتم النبیین [10]

" میرے اور مجھ سے پہلے دوسرے پیغمبروں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے ایک

[9] Ahmad Bin Faras, Abul Hussain, Mukes ul Lugah, Allugah (Berut,Darul fikr, 1997),P 245

[10] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Shahi Bukhari,(Damishq, Dhaar ibne kaseer,1423H) kitabul Manaqib, Baab khatamun Nabieen, page 873 Hadith 3535

مکان تعمیر کیا اور اسے خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کو دیکھ کر حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے اور کہتے تھے کہ آخر یہ اینٹ کیوں نہیں لگا دی گئی۔ چنانچہ میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔[11]

"اب نبوت و رسالت منقطع ہو چکا ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔"

وفی روایۃ المسلم جئت فختمت الانبیاء علیھم السلام ۔[12]

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں آیا اور پیغمبروں کی آمد پر مہر لگا دی۔

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی[13]

"بنی اسرئیل کی قیادت انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی آتا لیکن اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی[14]

"میرا نام عاقب ہے یعنی وہ جس کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔"

---

[11] Tirmizi, Imam Abu esa Mohammed Bin esa, asunan Tirmizi,(alriaz, maktabah Almaarif linnashr vattauzih, 1417H) page 514 hadith 2272

[12] Alqushayari, Muslim Bin hajjaj Bin Muslim, Shahih Muslim,(Barut, Darul Kutub Al Ilmiyah, 1412H) Kitab Al Fazail, Baab zikar Kaunahu Khatam un Nabieen, page 1791, Hadith 2287

[13] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Shahi Bukhari,(Damishq, Dhaar ibne kaseer,1423H) kitab Ahadees Al anbiya, Baab ma zakar an Bani Israel,P 756 Hadith 3455

[14] Alqushayari, Muslim Bin hajjaj Bin Muslim, Shahih Muslim,(Barut, Darul Kutub Al Ilmiyah, 1412H) Kitab Al Fazail, Baab fi Asma Sallallahu Alaihi wa aalihi wa sallam, page 828, Hadith 2354

عالم گیریت اور ختم نبوت:

رسالت محمدی ﷺ کی صفات میں ایک صفت عالم گیریت ہے۔ عالم گیریت دراصل ختم نبوت کا اعلان ہے۔آپ ﷺ کی رسالت زمان و مکان میں مقید نہیں ہے بلکہ ہر دور میں آپ کی اتباع فرض ہے۔آپ کی بعثت کسی خاص خطہ زمین اور کسی خاص قوم کے لیے نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ کو ہر خطہ زمین اور ہر قوم کے لیے بھیجا گیا تھا۔Éرسول اللہ ﷺ نے اپنی اس عالمی حیثیت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

كان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة [15]

"ہر نبی مخصوص طور پر اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن میری رسالت عام ہے اور مجھے تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔"

ایک اور موقع پر آپ فرماتے ہیں:

ارسلت الی الخلق كافة و ختم بی النبیون[16]

مجھے تمام خلق خدا کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی مروی ہے:

كان كل نبی یبعث الی قومه خاصةً وبعثت الی كل احمر و اسود [17]

"ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا لیکن مجھے تمام سرخ و سیاہ انسانوں (عرب و عجم) کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔"

ختم نبوت کا جہاں یہ تقاضا ہے کہ وہ دین و شریعت کی تکمیل کی ضمانت دے، وہاں اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس سلسلے کے تمام لوگوں کے بارے میں رہنمائی کرے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام ذمہ داریاں جس طرح ان کا حق تھا اسی طرح پوری کی ہیں۔آپ نے فرمایا: آدم نبی ہیں ہم تسلیم کریں گے کہ وہ نبی تھے۔

---

[15] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Shahi Bukhari(Damishq, Dhaar ibne kaseer,1423H) kitabut Tayammum , Baab Baisat alan Naas Aammah , page 93 Hadith335

[16] Alqushayari, Muslim Bin hajjaj Bin Muslim, Shahih Muslim,(Barut, Darul Kutub Al Ilmiyah, 1412H) Kitab Al Masajid wa Mawaziussalah, page 371, Hadith number 523

17 Ibid P371, Hadith 521

آپ نے بتایا کہ نوح نبی تھے ہم مانتے ہیں کہ وہ نبی تھے۔ آپ نے بتایا کہ ابراہیم نبی تھے، ہم نے مان لیا کہ وہ نبی تھے۔ آپ نے بتایا کہ اسماعیل، اسحاق، یعقوب و یوسف نبی تھے، ہم نے مان لیا کہ وہ نبی تھے۔ آپ نے بتایا کہ داؤد، سلیمان نبی تھے ہم نے مان لیا کہ وہ نبی تھے۔ آپ نے بتایا کہ وہ نبی تھے۔ ہم نے فوراً مانا کہ وہ نبی تھے جن کے متعلق نہیں بتایا کہ وہ نبی ہیں ہم انہیں کسی صورت بھی نبی یا رسول نہیں مان سکتے ہیں۔ آپ نے رام چندر کا نام نہیں لیا، ہم نہیں مانتے کہ وہ نبی تھے۔ آپ نے کچھمن کا نام نہیں لیا، ہم اسے نبی نہیں مان سکتے۔ آپ نے گوتم بدھ کا نام نہیں لیا، ہم اسے نبی نہیں مان سکتے۔ اس کے برعکس آپ نے واضح اور واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ میرے بعد جھوٹے نبی کھڑے ہوں گے، ان پر ایمان نہ لانا۔ ان کا مقابلہ کرنا اور صرف میری اطاعت کرنا اسی میں تمہاری دنیاوی کامیابی اور آخروی فلاح و نجات ہے۔[18]

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ تمام عالم کے ہادی و راہ نما ہیں اور آپ ہی سے دنیا نے اول رہنمائی پائی تھی اور اب بھی راہِ راست پاسکتی ہے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت آخری بار نازل ہو چکی ہے، اب نہ کسی ہدایت کی ضرورت ہے اور نہ وہ کسی کے حق میں فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ مدعیانِ نبوت:

دورِ حاضر کے فتنوں کا دائرہ بہت وسیع اور متنوع ہے۔ مسلمانوں کو جن جن محاذوں پر مقابلہ ہے ان فتنوں میں ایک بڑا فتنہ عقیدۂ ختم نبوت سے انکار اور نبوت کے اعلان کے ساتھ نئے مذہبی گروہ متعارف کرانے کا فتنہ ہے۔ اگرچہ یہ وہ فتنہ ہے جس کا آغاز خود خاتم النبیﷺ کے وصال سے پہلے اور صحابہ کرامؓ کے دور میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد اور سجاح جیسے مدّعیان نبوت کی صورت میں پیدا ہو چکا تھا لہذا اس فتنہ کی سر کوبی کا آغاز بھی حضورﷺ نے اسی وقت کر دیا تھا۔ حضور اکرمﷺ کی وفات کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آغاز میں جب اس فتنہ نے جڑ پکڑنی شروع کی اور مدعیانِ نبوت نے اپنی جھوٹی نبوتوں کے قصر تعمیر کرنے کی ناکام کوشش کی تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور صحابہ کرامؓ کی بڑی تعداد نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے نے ان دعویداران نبوت کے کذابوں کو منطقی انجام تک پہنچایا۔ صحابہ کرامؓ حضور کے اس فرمان کو کہ میں اس عمارت نبوت کا آخری اینٹ ہوں، دل و جان سے اس کی حفاظت کی اور اپنی عملی جدوجہد سے پوری دنیا کو بتادیا کہ قصرِ

[18] Alvi, Abdu wakeel Maulana, Khutbat e Islam,(Lahore, Ulma academy shirkat printer press) P 45

نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے لہذا اب اگر کوئی اس قصر کے سامنے دوسرا قصر تعمیر کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے زمین بوس کر دیا جائے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں نبوت کے جھوٹے دعویدار سامنے آتے رہے ہیں جنہیں امت مسلمہ نے قبول نہیں کیا اور انہوں نے اپنے اپنے گروہ بنائے اور مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہوئے، مگر امت کے اجتماعی فیصلہ کے آگے ٹھر نہیں پائے اور رفتہ رفتہ نیست و نابود ہو گئے۔

فتنہ قادیانیت:

عصر حاضر میں انکار نبوت کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیوں کا ہے جس کی بنیاد انیسویں صدی عیسوی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی حکومت کی سرپرستی میں رکھی۔ مرزا صاحب کا خاندان انگریزی حکومت سے وفادارانہ و مخلصانہ تعلق رکھتا تھا۔ اس خاندان کے کئی افراد نے حکومت کی ترقی اور اس کے استحکام میں جاں نثاری سے کام لیا اور ہر طرح کی مدد کی۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریزوں کو اپنی حکومت کی بقا و استحکام کے لیے ایسے فرد کی ضرورت تھی جو ان کے لیے معاشرے میں راہ کو ہموار کرتا رہے اور مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتا رہے۔ یہ کام مرزا غلام احمد قادیانی نے بخوبی سرانجام دیا۔ اس بات کی وضاحت مولانا مودودی رحمہ اللہ نے ایک حوالہ (تریاق القلوب مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان 28 اکتوبر 1902 ضمیمہ نمبر 3 بعنوان گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست) دیا ہے جس میں مرزا غلام احمد نے حکومت کو لکھا۔

> "بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں بار بار یہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جانثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بے ہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے دستبردار ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس گورنمنٹ محسنہ کے ناشکر گزار نہ بنیں اور نمک حرامی سے خدا کے گنہگار نہ ٹھہریں۔"[19]

[19] Maudoodi, Maulana Syed Abul A'ala, Qadyani Masalah,(Delhi, Markazi Maktaba Islami, 2015) P 23

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مدعیان نبوت کی طرح آغاز میں صاف صاف نبوت کا دعوی، گذشتہ مدعیان نبوت کے عبرتناک انجام سے ڈر کر نہیں کیا۔اس نے بڑی چالاکی سے اپنی علمی قابلیت کو سامنے لاتے ہوئے مبلغ و داعی اسلام کے روپ میں ظاہر ہوا پھر اپنے آپ کو **ملہم** یعنی اس پر الہام ہوتا ہے اور مامور من اللہ بتانے لگا،اس کے بعد اس سے آگے بڑھ کر مجدد پھر مسیح ہونے کا دعوی کیا پھر کہا کہ میں ہی مہدی ہوں، نبوت کی نئی اصطلاح گھڑنے لگا اور ظلی و بروزی نبوت کا پروپیگنڈہ کرتے ہوئے صاحب شریعت نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔اس کے بعد نئے شعائر، مقامات و اصطلاحات کا اعلان کرنے لگا اور اس کے بعد مسلمانوں کی تکفیر کا سلسلہ شروع کیا۔اسی طرح قادیانیوں نے اُن تمام مسلمانوں کو اپنی تحریر و تقریر میں اعلانیہ کافر قرار دیا، جنھوں نے مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانا، قادیانیوں کا مسلمانوں سے اختلاف صرف مرزا غلام احمد کی نبوت کے معاملے میں ہی نہیں تھا،بلکہ خود قادیانیوں نے اپنا خدا، اپنا اسلام، اپنا قرآن، اپنی عبادت، غرض کہ اپنی ہر چیز مسلمانوں سے الگ قرار دیا۔

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ان کا حج اور ہے ہمارا حج اور ہے اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔"[20]

سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں قادیانی تحریک اور ان کے خود ساختہ نظام کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"قادیانی تحریک اسلام کے دینی نظام اور زندگی کے ڈھانچے کے مقابلے میں ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا نیا ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ وہ دینی زندگی کے تمام شعبوں اور مطالبوں کی بطور خود خانہ پوری کرنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے پیروں کو جدید نبوت، جدید مرکز محبت و عقیدت، نئی دعوت، نئی روحانی مرکز اور مقدسات، نئے مذہبی شعائر، نئے مقتدا، نئے اکابر، نئی تاریخیں اور شخصیتیں عطا کرتی ہے۔ غرض یہ کہ وہ قلب و دماغ اور فکر و اعتقاد کا نیا مرکز قائم کرتی ہے۔[21]

---

[20] Ahmadiyyafactcheckblog.com/2018/09/26/al-fazl-september-1917-proves-ahmadiyya-takfir-towards-all-sunnis-shias/

[21] Nadwi, Syed Abul Hasan Ali, Qadyaniat Tahleel wa Tajzia,(lakhnau, Majlis Tahqeeqat e Islam,2011) P.142

قادیانی مسلمانوں کے اندر مسلمان بن کر گھستے ہیں، اسلام کے نام سے اپنے مسلک کی اشاعت کرتے ہیں، مناظرہ بازی اور جارحانہ تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور مسلم معاشرے کے اجزاء کو توڑ توڑ کر اپنے جداگانہ معاشرے میں شامل کرنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔"[22]

قادیانی ریشہ دوانیاں:

اس میں کوئی شک نہیں یہ قادیانی فتنہ انگریزوں کی سرپرستی میں شروع ہوا اور اس نے اپنی جڑیں شروع ہی سے مقتدر اداروں میں جمانا شروع کر دی تھی۔ آج بھی ان کی ریشہ دوانیاں عروج پر ہیں۔ اسی طرح نوجوان نسل اور تعلیمی اداروں میں دوستی اور تعلیم کی بنیاد پر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور اس کے پیغام کو راسخ کیا جا رہا ہے۔ آج بھی طاغوتی طاقتیں ان کو سپورٹ کر رہی ہے اور بہت سارے قادیانی اہم عہدوں پر بیٹھ کر اپنی بہت ساری باتیں حکومت کو بنانے اور تائید کرنے کی یقین دہانی کے ذریعے منواتے رہتے ہیں۔ اس کی ایک جھلک نئی حکومت کے بننے کے فورا بعد دیکھی جا سکتی ہے۔

"آخر سوچنے کی بات ہے کہ موجودہ حکومت نے آتے ہی اقتصادی کمیشن میں جہاں دوسرے ماہرینِ اقتصادیات کے نام شامل کیے' وہاں عاطف قادیانی سمیت کچھ اور قادیانیوں کے نام بھی شامل کیے۔۔۔ جب اس کے خلاف عوام کا دباؤ بڑھا تو اس کا نام اقتصادی کمیشن میں شامل نہ کیے جا سکنے کی وجہ سے وہ کمیشن ہی ختم کر دیا۔ اسی پر بس نہیں، بلکہ اس حکومت کے دور میں ایک سزا یافتہ مجرم عبدالشکور نامی قادیانی شخص جو جیل میں ہوتا ہے، اس کی سزا مکمل ہونا ابھی باقی ہوتی ہے کہ اسے نہ صرف جیل سے رہائی کا پروانہ تھما دیا جاتا ہے، بلکہ بڑے عز و افتخار اور تکبر و غرور کے نشے میں امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دربار میں رسائی بھی دلائی جاتی ہے، اور پھر وہ بین الاقوامی میڈیا کے سامنے پاکستان پر الزامات لگا کر ہمارے پیارے ملک پاکستان کی توہین کرتا ہے۔ اس کے بعد اسی سال جب حج فارم جاری کیا جاتا ہے تو اس حج فارم

[22] Maudoodi, Maulana Syed Abul A'ala, Qadyani Maslah,(Delhi, Markzi Maktba Islami, 2015) P 24

میں موجود ختم نبوت کا حلف نامہ اُڑا دیا جاتا ہے۔"[23]

مسلمانوں کی ذمہ داریاں:

آپ ﷺ کی محبت واطاعت ایمان کا حصہ ہے۔ماننے والوں کے لیے سب کچھ آپ ﷺ کی ذات ہے۔اہم بات یہ ہے کہ ہم کتنی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

سیرت مبارکہ کا مطالعہ:

پہلی ذمہ داری تو یہ ہے کہ حضور کی سیرت مبارکہ کا مکمل مطالعہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعمال اور افعال اس دنیا میں انجام دیے ان پر ہم عمل کریں تا کہ ہم راہِ ہدایت پر رہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس ایک نمونہ بھیج دیا ہے اس نے اپنے اخلاق، عادات، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، لین دین غرض مکمل زندگی گذار کر ایسا نمونہ دیکھادیا کہ اب کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔آپ کی سیرت مبارکہ بہترین نمونہ ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [24]

"بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی ذاتِ مبارکہ) میں تمہارے لیے ایک بہترین نمونہ عمل موجود ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ

وانما بعثت لاتمم صالحی الاخلاق[25]

"اور مجھے تو اخلاقِ کریمانہ کے اتمام کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔"

[23] Mahnama Bayyinaat, Muhammad Ijaz Mustafa (Karachi, Jamiatul Uloom Islamiah, 1441H) P21

[24] Al Quran 33:21

[25] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Al Adabul Mufrad,(Damishq, Dhaar AlSideeq,1421H) , Baab Husnul Khulq , page 100 Hadis number 273

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January-June 2022 || P. 63-79
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar4

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے تو آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں جو جامع بات فرمائی تھی کہ کان خلقہ القرآن، آپ کا اخلاق تو قرآن حکیم ہے۔ لہذا قرآن اور سنت سے اپنے آپ کو وابستہ رکھنا اور اپنی زندگی کا آئیڈیل صرف آپ ﷺ کو بنانا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ کوئی اختیاری نہیں ہے بلکہ اعمال کی قبولیت، سنت کے مطابق ادئیگی پر منحصر ہے۔

تعلق بالرسول ﷺ کی مضبوطی:

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ سے تعلق کو مضبوط رکھے۔اپنے ایمان کو اطاعت، اتباع اور محبت کی بنیاد بنائے۔ حضور ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا، ان کے بتائے ہوئے راستہ کو صحیح سمجھتے ہوئے عمل پیرا ہونا ایمان کا حصہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین[26]

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے والدین، اپنی اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ میں محبوب نہ ہو جاؤں۔:

فرمان رسول اللہ ﷺ کے مطابق جس نے میری سنت کو محبوب سمجھا اس نے مجھے محبوب سمجھا۔ آپ ﷺ سے محبت شرط اول ہے۔ اگر اس میں خامی ہے تو سب کچھ لفاظی کے سوا کچھ نہیں، گویا حضور کی محبت سب کی محبت پر مقدم ہے۔

صحابہ کرامؓ کے دلوں میں آنحضرت ﷺ کی محبت و عظمت کے نتیجے میں اطاعت کا عالم یہ تھا کہ جب شراب حرام ہونے کا اعلان کیا گیا تو مکہ کی گلیاں سیلاب کا منظر پیش کر رہی تھیں اور جس کے منہ میں تھا اس نے کلی کر دی اور اطاعت کا یہ جذبہ کہ الٹی کر کے پیٹ میں جو شراب جا چکی تھی اسے باہر نکال دیا۔

سورہ آل عمران میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ[27]

"اے رسول! کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کے ساتھ محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔"

اس یہ مراد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتا ہے اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری

---

[26] . Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Shahi Bukhari (Damishq, Dhaar ibne kaseer,1423H) Kitabul Emaan , Baab Hubbe Rasool Minal Emaan, page 14 Hadis number 15

[27] Al Quran 3:31

کرنا بھی لازمی ہے۔
خود آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لا یؤمن أحدکم حتی یکون هواه تبعاً لما جئت به[28]

"تم میں کوئی بھی اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہوں جسے میں لے کر آیا ہوں۔"

مطالعہ قادیانیت:

آج مسلمانوں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کے وہ قادیانیت اور ان کی طرف سے پیش کردہ سوالات اور اس کے نتیجے میں پیدا کردہ شبہات کا مکمل مطالعہ کریں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ وہ نئی نسل کو کس طرح سے اپنے جال میں پھانستے ہیں اور اسی طرح ان کے عزائم اور ان کی ریشہ دوانیوں پر نگاہ رکھیں۔

چیلنجز اور اصلاحی فکر

عصر حاضر میں انکار ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے معاملہ میں در پیش چیلینجز کا سامنا کرنا اور اس کے حل کے لیے فکر کرنا امت کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔

☆ تہذیبی کشمکش نے نئی نسل کا آئیڈیل تبدیل کر دیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ قرآن فہمی اور سیرت رسول سے دوری ہے۔ لہذا اس امت کو مطالعہ قرآن وسنت اور سیرت مبارکہ مطہرہ سے جوڑنا ہوگا۔ یہ کام گھر کی سطح پر بھی اور تعلیمی اداروں میں نصاب کی صورت میں بھی سرانجام دینا ہوگا۔

☆ قادیانی ٹولہ ہر سطح پر کام کر رہا ہے۔ بالخصوص نصاب میں سے غیر محسوس انداز میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی وضاحت والے مضامین، جملے اور پیرا گراف کو حذف کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں لہذا اس پر بھی مستقل نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

☆ قادیانی لٹریچر تک عوام تو کجا خواص کی بھی رسائی آسان نہیں اور دوسری طرف قادیانی اپنے لٹریچر کے ہر نئے ایڈیشن میں ردو بدل کرتے رہتے ہیں۔ پھر دور جدید میں عوام کے پاس وقت کی بڑی قلت ہے کہ قادیانیوں کے لٹریچر کی تلاش اور مطالعہ کر کے اُس میں سے حقائق تلاش کریں۔ لہذا اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں ضروری ہو،

[28] Al Tbrezi, Muhammad bin Abdullah Al khateeb al umri, Mishkatul Masabeeh, (Saheewal, Maktaba Muhammadya,2005) Bab Al Aitasam bil kitab wa Sunnah, P 114, Hadith 167

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January-June 2022 || P. 63-79
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar4

لائبریری قائم کی جائے۔ قادیانیوں کے اصل کتاب کی کاپی ہر علاقے کی لائبریری میں فراہم کی جائیں۔ سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ہر لائبریری میں ایک مخصوص حصہ ختم نبوت اور اس سے متعلقہ تمام کتب پر مشتمل ہو جس میں قادیانیوں کے اصل کتاب کی کاپی بھی موجود ہو اور علمائے کرام کی رد قادیانیت پر لکھی گئی کتابیں بھی موجود ہو۔

☆ پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے اور علماءاسلام کی گرفت سے ڈر کر قادیانی جماعت نے اپنے لٹریچر کو چھپانے کی منظم کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے عقائد میں مختلف سوالات کے ذریعے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لہذا اسلاف کی طرح عصر حاضر میں ضرورت اس اَمر کی ہے کہ قادیانیت کے کفر وارتداد کو مستند شہادتوں اور ملک وملت کی دشمنی کو عوام کے سامنے لایا جائے۔ اور اس حقیقت کو بھی عیاں کرنے کی ضرورت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدا میں مسلمانوں اور اسلام کے حق میں بہت ساری باتیں لکھی تھیں لہذا قادیانی، عام مسلمانوں سے بحث مباحثہ میں وہ حوالے پیش کرتے ہیں جس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اس طرح باتوں باتوں میں وہ اپنا زہر بھی انڈیلتے رہتے ہیں۔

☆ تحریک ختم نبوت کے معاملے میں مسلمانوں نے جس اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کیا آج بھی اسے قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جزوی اختلافات اگر ہوں تو انہیں مناسب علمی حدود کے اندر رکھنے کو اپنی ترجیحات میں شامل کرنا چاہیے۔

☆ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحت کار نبوت مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، لہذا کرنے کا اہم کام یہ بھی ہے کہ قادیانیوں کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ذریعے قادیانیت سے تائب ہونے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دینے کا اہتمام کیا جائے۔ اسی طرح قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہونے والے نو مسلموں کا تحفظ ضروری ہے تاکہ نو مسلم حضرات دوبارہ ان کے دام فریب کا شکار نہ ہوں۔

☆ تعلیم بالغان کے ساتھ ساتھ علمی اور فکری سطح پر ختم نبوت کے موضوع پر بلند پایہ اور محققانہ کتابوں اور تحقیقی مضامین کے ساتھ سیمینارز منعقد کرنا چاہیے۔

☆ عصر حاضر میں ذرائع و وسائل نے تیزی اختیار کر لی ہے لہذا جدید تکنیکی طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے حضور ﷺ کے پیغام کو آگے پہنچایا جائے اور اس فتنہ کا تعاقب کیا جائے، ان کے ٹی وی چینل و کیبل جسے وہ غیر قانونی طریقے سے استعمال کر کے اپنے پروگرام نشر کرتے ہیں اور اپنے زہر آلود عقائد و نظریات سے امت مسلمہ میں فساد وانتشار پیدا کر رہے ہیں، اس پر نظر رکھنے کے لیے باقاعدہ میڈیا فورم تشکیل دیا جائے، تاکہ فوری ازالہ کیا جاسکے۔

☆ قادیانی مصنوعات کے بارے میں آگاہی دی جائے اور خریداری میں قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January-June 2022 || P. 63-79
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar4

ان کی معیشت مستحکم نہ ہو اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کے خلاف رقم خرچ نہ کر سکیں۔
در حقیقت مغرب نے اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کے لے ے جتنا مطالعہ اسلام اور مسلمانوں کا کیا ہے ہم نے ان کا نہیں کیا ہے، حتی کہ غیر مسلم باسور تھ اسمتھ کو کہنا پڑا۔

> "یہاں کوئی شخص محمد کی سیرت کے متعلق کسی کو دھوکا نہیں دے سکتا، یہاں دن کی پوری روشنی ہے۔"[29]

طاغوتی طاقتوں نے مسلمانوں کی قوت کا راز اور سرچشمہ حیات معلوم کرنے کے لیے بہت زیادہ رقم خرچ کی اور منصوبہ بندی کی ہے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمانو کی قوت کا راز پنہاں ہے، وہ چار چیزیں یہ ہیں: (۱) قرآن یعنی کتاب اللہ سرچشمہ ہدایت (۲) ذات رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم (۳) سنت مبارکہ جو اسوہ ہے امت کے لیے (۴) جہاد فی سبیل اللہ۔
مرزا قادیانی نے انگریزوں کے سائے میں اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا، برصغیر میں مرزا کی عجمی نبوت کا مقصد انگریزی اقتدار کی مضبوطی کیلئے مسلمانوں کی فکری وحدت کو پارہ پارہ کرنا اور جذبہ جہاد کا خاتمہ تھا۔ اس نے جہاد کو کالعدم کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، امہات المومنین اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ کردار کے مقابلے میں اپنی نازیبا و بدکرداری اور اپنی بیویوں اور اپنے ساتھیوں کے داغدار کردار کو مسلمانوں کے اصطلاحات کے ساتھ بڑے فخر سے بیان کیا ہے تاکہ اعلی کردار اور بدکردار خلط ملط ہو جائیں اور ان کی کوئی اہمیت ہی نہ رہے۔
ضرورت اس امر کی ہے کہ سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو نئی نسل میں منتقل کیا جائے اور قادیانیوں کے عقائد و عزائم کے بارے میں مکمل آگاہی دی جائے تاکہ وہ قادیانیوں کے فتنے سے نبرد آزما ہو سکیں اور منہ توڑ جواب دے سکی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

[29] William miure, The life of Muhammad,(Aedenmbarg,Oliore and buaid,1923) P108